

صلوک: بعض بنیادی تصورات

اوصاف احمد

اسلامک فقہ اکیڈمی، نئی دہلی کے زیر ہتمام ۹ تا ۱۱ مارچ ۲۰۱۳ء،
بمقام جامعہ اسلامیہ، جامع مسجد، امر وہہ میں منعقد ہونے والے
۲۲ ویں فقہی سمینار کے لیے خاص طور پر تیار کیا گیا۔

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)، نئی دہلی - ۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صلوک: بعض بنیادی تصورات

اوصاف احمد

سابق صدر شعبہ کار خاص، اسلامی ڈیولپمنٹ بینک، جدہ، سعودی عرب

صلک اور صلوک:

صلوک عربی زبان کا لفظ ہے جو عرب علاقوں میں عام طور پر بونڈ کے لیے مستعمل ہے، یہ لفظ جمع کے لیے بولا جاتا ہے، اس کا واحد صلک ہے، قواعد کی رو سے کسی جمع لفظ کی جمع الجمع بنانا جائز نہیں، اس لیے انگریزی تحریروں میں 'ايس' (آ) لگا کر Sukuks لکھنا یا بولنا، تکنیکی طور درست نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ لفظ صلوک کے آگے 'ايس' لگا کر اس کی جمع بنانا، اسی طرح سے اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ انگریزی لفظ (Children) کے آگے 'ايس' لگا کر بولنا یا لکھنا۔

کہا جاتا ہے کہ صلوک کا واحد لفظ صلک (Chaque) کی معرب شکل ہے۔ چونکہ عربی زبان میں 'چ' کی آواز کا وجود ہی نہیں اس لیے چ کی آواز کو 'ص' سے تبدیل کر دیا گیا، اور اس کی جمع صلوک قرار دی گئی۔ جیسے ٹائرس (Tyres) کی جمع اطارات بنائی گئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ انگریزی یا سنسکرت سے ماخوذ ہے۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاحاً لفظ صکوک، ان ادوات مالیہ کے لیے استعمال کیا جانے لگا ہے جو شریعت اسلامی کے مطابق جاری کیے گئے ہوں، ان کے ذریعہ حاصل شدہ رقم، صکوک جاری کرنے والے ادارے کے حوالے کر دی جاتی ہے تاکہ وہ ضرورت کے مطابق اس کا استعمال (سرمایہ کاری) کریں۔ اور صک کے معیار پوری ہونے کے بعد ہونے والے نفع اور اصل ان لوگوں کے حوالہ کر دیں جنہوں نے اصلاً صکوک میں سرمایہ کاری کی ہے۔

صکوک کی تاریخ:

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عرب علاقوں میں صکوک کا رواج کافی قدیم ہے۔ اس زمانہ میں صکوک سے مراد ایک ایسے مالی وثیقہ سے تھی جو اثاثوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور جس کو دکھانے پر حامل صکوک کو ان اثاثوں کی ادائیگی کی جاسکتی تھی۔ ازمنہ قدیم میں صکوک کا استعمال تجارت اور دوسرے تجارتی اعمال کے نتیجے میں ہونے والی وثیقہ کی ذمہ داریوں کو مستقبل کیے جانے والے وثیقہ کے طور ہوتا تھا۔

موجودہ زمانے میں صکوک سے مراد ایک ایسے وثیقہ سے ہے جس کے ذریعہ اثاثہ جات کو زر نقد میں تبدیل کیا جاسکتا ہے جس کو Monetization of real Assets یا Securitization بھی کہتے ہیں۔ عربی میں اس عمل کو تسلیک کہا جاتا ہے۔ صکوک کے ذریعہ مستقبل میں ہونے والے نقدی کے بہاؤ (Cash Flow) کو موجودہ نقدی کے بہاؤ (Present Cash Flow) میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ صکوک موجودہ اثاثہ جات یا مستقبل قریب میں وجود میں آنے والے اثاثہ جات کی بنیاد پر جاری

کیے جاسکتے ہیں۔

صلوک کا استعمال موجودہ تجارتی بونڈ کے متبادل کے طور پر کیا جاتا ہے۔ عام طور پر استعمال شدہ بونڈز میں رقوم کو ادھار متصور کیا جاتا ہے۔ اور ثانوی بازار میں ان کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔

فقہ اسلامی کی رو سے ثانوی بازار میں مالی وثائق جو ادھار کی بنیاد پر جاری کیے گئے ہوں ان کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔ کیونکہ ادھار کو خرید اور بیچا نہیں جاسکتا، چنانچہ صلوک کا اجراء ادھار کی بنیاد پر نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم بعض ممالک جیسے ملیشیا میں ادھار کی خرید و فروخت جائز قرار دیا گیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ فقہ اسلامی کی دوسری شاخ شافعی فقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو دین کی خرید و فروخت جائز سمجھتا ہے۔

حنفی فقہ میں چنانچہ صلوک کی بنیاد بیع الدین کے بجائے اصل اثاثہ جات میں شرکت کی بنیاد پر رکھی ہے۔

صلوک کے انواع:

صلوک کے بنیادی ڈھانچے کو قائم رکھتے ہوئے مختلف قسم کے صلوک کا اجراء ممکن ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں صلوک کے اجراء کے ڈانڈے مالی وثیقہ سے مل جاتے ہیں۔

صلوک المضاربة

صلوک المشاركة

صلوک الایجار

صلوک الاستثمار

صکوک الاستصناع

صکوک کی انواع کا انحصار اس معاہدہ کی نوعیت پر ہوگا جس کو بنیاد پر صکوک جاری کیے گئے ہوں گے۔ مثال کے طور پر صکوک الایجار میں جاری کنندہ، اس بات کا حتمی وعدہ کرتا ہے کہ وہ میعاد کے ختم ہونے پر مذکورہ اثاثہ کو خرید لے گا۔ دریں اثنا ایجار کے معاہدہ کے مطابق، قسطوں کی ادائیگی جاری رہے گی، جس کو اجارہ تصور کیا جائے گا۔
صکوک الایجار، صکوک کی سب سے مقبول قسم ہے۔

صکوک کا ثانوی بازار:

فقہاء نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر صکوک محض مالی کاغذات نہیں ہیں بلکہ اصل اشیاء کی نمائندگی کرتے ہیں تو ان کا لین دین ان کی خرید و فروخت کی جاسکتی ہے۔ یہ خرید و فروخت ثانوی بازار میں ہوتی ہے۔

اس بازار کو ثانوی اس لیے کہا جاتا ہے کہ اشیاء کا بازار بنیادی بازار ہے، جن کی طلب اس لیے کی جاتی ہے کہ ان سے کسی ضرورت کی تسکین کی جاسکتی ہے۔ اس کے برعکس مالی وثائق سے ضرورت کی براہ راست ممکن نہیں ہے۔ ان کی طلب اصل اشیاء کی طلب پر منحصر ہے۔ اس لیے اس کو ثانوی بازار کہتے ہیں۔

ثانوی بازاروں میں قواعد اور کے درمیان ہوتا ہے۔ ثانوی بازاروں میں دین کی ایک اور شرط یہ ہے کہ اشیاء کا لین دین ان بازاروں میں ہو جن کی پشت پر حکومت کی قوت موجود ہو۔ اس قوت سے خریداروں میں زیادہ اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ صکوک کے ذیل میں اس قسم کے صکوک کو پبلک صکوک یا سرکاری صکوک کے نام سے جانا جاتا ہے۔

دنیا میں ثانوی بازار کے سائز حتمی طور پر معلوم نہیں۔ گو کہ اس کے سائز کے بارے میں مختلف قیاسات موجود ہیں۔ برین کا دعویٰ ہے کہ 2007 میں اس کے بازاروں میں 55 ملین ڈالر کے صلوک کا کاروبار ہوا۔ یورپین اسلامک انوسٹمنٹ بینک کا بیان ہے کہ 2008 میں ثانوی بازاروں میں خرید و فروخت کی رفتار میں کمی ہو رہی جبکہ 2007 میں لین دین کا معیار 50 ملین ڈالر تک ہوا تھا، ماہرین کا خیال ہے کہ پوری دنیا میں اسلامی صلوک کی تعداد بلین ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

صلوک استعمال کرنے والے ممالک

دنیا میں ایسے ممالک کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جو صلوک کے ذریعہ وسائل اکٹھا کرتے ہیں، ان ممالک میں ہونے والے تجربات کا مختصراً بیان درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ملیشیا:

ان ممالک میں ملیشیا سرفہرست ہے، جہاں مرکزی بینک (بینک نگارا ملیشیا) کی نگرانی میں مختلف سرکاری محکموں اور اداروں کی جانب سے صلوک جاری کئے جاتے ہیں۔ ملیشیا دنیا کا پہلا اسلامی ملک ہے جہاں شریعت اسلامی کی مطابقت میں عہد جدید میں ادوات مالیہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے، ابھی یہ کوشش جاری ہے اور ملیشیا میں اسلامی نظام مالیات وضع کرنے کی کوشش پوری طرح تکمیل کو نہیں پہنچی۔ جنوب مشرقی ایشیا کے ان ممالک میں جہاں صنعتی عہد کا آغاز ہی ہوا ہے۔ ملیشیا ایک ممتاز مقام کا حامل ہے۔ اس کا مالیاتی نظام جدید، اور مستحکم ہے، جو ایک جدید طاقت ور، اور ہمہ لحظہ بدلتی معیشت کو

ضروری حمایت فراہم کرتا ہے۔ ملیشیاء کی معیشت کی رفتار ترقی 8 فی صدی کے آس پاس رہی ہے، ملیشیاء نے ایک ایسا سماجی و معاشی نظام قائم کرنے کا عہد کر رکھا ہے جہاں جدید معاشی نظام کے دوش اسلامی نظام بھی قائم ہو اور اپنے لوگوں کو ایک متبادل فراہم کرتا ہو۔

ملیشیاء میں اسلامی نظام مالیات کے وضع کرنے کی کوششوں کو اس وسیع تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ فی الوقت ملیشیائی نظام مالیات مندرجہ ذیل عناصر پر مشتمل ہے۔

۱- تجارتی بینک

۲- فائنانس کمپنیاں

۳- مرچنٹ بینک (Merchant Banks)

۴- قومی پیشہ وارانہ بینک

۵- پروایڈنٹ فنڈ اور پنشن فنڈ

۶- انشورنس کمپنیاں

۷- صنعتی بینک

۸- گھریلو فائنانس کمپنی

۹- زرعی فائنانس کمپنیاں

۱۰- شہری امداد کمپنیاں

۱۱- اجارہ کمپنیاں

ملیشیاء دنیا کا پہلا اسلامی ملک تھا جہاں اسلامی بانڈ جاری کرنے کا تجربہ کیا گیا، اسلامی قوانین کے تحت یکم مارچ 1984 کو (Cag Mac) کاگ ماگ مضاربہ بانڈ جاری کئے گئے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق یہ بانڈ اثاثہ جات میں شرکت کے اصول پر

قائم ہے۔

CGMB میں دو بنیادی اسلامی معاہدوں کو ایک میں ضم کر دیا گیا ہے۔ یعنی بیع الدین اور مضاربت۔ بونڈ کا اجراء مضاربت کی بنیاد پر عمل میں آتا ہے۔

تجارت کے اسلامی قوانین

قرآن پاک میں قمار یا جوئے کی ممانعت کی گئی ہے۔ (قمار سے مراد وہ تمام کھیل ہیں جن میں ایک فریق کا منافع دوسرے فریق کے لازمی خسارہ پر منحصر ہو)۔ حدیث میں بھی اس طرح کے قمار کی ممانعت کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے قمار کی ممانعت پر غرر کی رؤ سے بھی استدلال کیا ہے۔ راقم السطور کی رائے میں یہ صحیح نہیں ہے۔ غرر اصل میں کیا جانا چاہئے۔ یعنی تمام معاہدے صاف (اور واضح الفاظ میں بیان کیے جانے چاہیں تاکہ کسی قسم کی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔ اس لیے غرر کا صحیح ترجمہ ”عدم ابہام“ کیا جانا چاہئے تاکہ عدم یقین جو کہ کاروباری کا ایک ناگزیر جز ہے باقی رہے۔

احادیث میں بھی غرر کی ممانعت موجود ہے۔ حدیث میں عام طور پر ان اعمال کا حوالہ دیا گیا ہے جن میں غرر کی موجودگی کا امکان پایا جاتا ہے مثلاً آسمان میں اڑتی ہوئی چڑیوں کا شکار، تالاب میں مچھلی کی خرید و فروت۔ ان چیزوں میں بائع کو فروخت کی جانے والی اشیاء کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا ہے۔ تھوڑی بہت مقدار میں تو غرر کاروباری اعمال کا حصہ ہے۔ اور اس کو کرنا ہی پڑتا ہے۔ اس لیے فقہاء نے غرر کی قسمیں بیان کی ہیں، غرر خفی اور غرر جلی یا غرر صریح، جہاں غرر مقدار زیادہ ہو، اس کو غرر جلی یا غرر صریح نہیں کہا جاتا ہے، ایسے اعمال کو قطعی طور پر ممنوع ہیں۔ ایسے اعمال جن میں غرر خفی ہو، غرر کا فیصلہ فقہاء کے اوپر

چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ اعمال کی نوعیت کی پیچیدگی کے سبب اس کا فیصلہ آسان نہیں، مثلاً مالیاتی بازار میں مالی مشتقات کی خرید و فروخت بھی ایک معنی میں مال ہے اور اس کی تفصیلات عام طور پر معروف نہیں ہیں۔ اس لیے اس میں غرر کی موجودگی یا عدم موجودگی کا فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ تاہم بعض اسلامی بینک اس کے لیے خاص شعبے وضع کرتے ہیں۔

چھوٹے قرضے یا مائکرو فائنانس

مائکرو فائنانس کا تعلق چھوٹے قرضوں سے ہے۔ اتنے چھوٹے کہ بڑے بڑے بینکوں کے لیے اتنے چھوٹے قرضے دینا منافع بخش نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے لیے خاص ادارے قائم کیے گئے۔ اسلامی فائنانس اور مائکرو فائنانس میں مقاصد کی ہم آہنگی پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں کا مقصد کم آمدنی والے طبقات کی معاشی سرپرستی ہے۔ بینکوں میں لیے جانے والے سود کا ازالہ اس طرح ممکن ہے کہ مائکرو فائنانس کی بنیاد پر مالیاتی معاملے وضع کئے جائیں اور ان کو اسلامی طور پر فراہم کیا جائے۔ افغانستان میں ایک مائکرو فائنانس کی ایجنسی FIN نے اس طرح کے معاملے وضع کیے ہیں۔

قرض حسن

یہ رقم قرض کی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہے لیکن ان سے قرض شدہ رقم پر کسی قسم کی آمدنی نہ تو متوقع ہوتی ہے اور نہ ادا کی جاتی ہے۔ ادھار کے طور پر لی گئی رقم میں اصل کی ادائیگی ضروری ہے، لیکن اصل کے اوپر کسی قسم کا اضافہ ”ربا“ متصور ہوتا ہے اور اصولی طور پر حرام ہے، اس لیے قرض دار نہ قرض کی اصل رقم کے اوپر کوئی چیز ادا نہیں کرتا۔ اور نہ قرض خواہ کو اس کی توقع ہوتی ہے۔ اس طرح قرض حسن ایک طرح کا غیر سودی قرض ہے،

مسلمانوں کے ایک طبقہ کے خیال میں صرف اس طرح کا قرض اسلام میں لینے اور دینے کی اجازت ہے۔

بعض اسلامی بینکوں میں قرض حسن لینے دینے کے لیے ایک الگ خاص شعبہ قائم کیا جاتا ہے۔ صلوک بھی قرض حسن کے تصور پر وضع کیے جاسکتے ہیں۔

صلوک

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ صلوک کو اسلامی بونڈ بھی کہا جاتا ہے۔ تاہم اسلامی محسوسات کے پیش نظر، بندھی ہوئی آمدنی (Fixed Income) دینے والے بونڈ اسلامی قانون کی رو سے حرمت کے دائرے میں آتے ہیں۔ اس کی بناء پر کی جانے والی سرمایہ کاری (Investment) بھی ناجائز سمجھی جاتی ہے۔ صلوک کی مندرجہ ذیل تعریف کی جاسکتی ہے:

یہ ایک ایسا مالیاتی وثیقہ (Financial Instrument) ہے جس کو احکام شریعت کی پابندی کرتے ہوئے وضع کیا جاتا ہے، چونکہ بونڈ اپنی نوعیت کے اعتبار سے حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ اس لیے حاملین کو ایک ایسا سرٹی فکٹ فروخت کیا جاتا ہے جس کا تعلق کسی اثاثہ سے ثابت کیا جاسکے۔ اور جس کو جاری کنندہ کو پہلے سے طے شدہ کرایہ کے عوض کرایے پردے دیا جاتا ہے۔ جاری کنندہ اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں اس اثاثہ کو خرید لے گا۔

اس طرح صلوک خریدے گئے اثاثہ اور سرمایہ کاری کے ذریعہ پیدا ہونے والے نقدی کے بہاؤ (Cash Flow) کے درمیان ایک رابطہ قائم کرتا ہے، ایسا اس لئے کیا

جاتا ہے کیونکہ اسلام میں دین کی فروخت ممنوع ہے۔ اس لیے صکوک کے ذریعہ سرمایہ کاری اسی وقت ممکن ہے جب کہ اس کا تعلق کسی اثاثہ سے ہو اور اس کی نشان دہی ممکن ہو۔

صکوک کے بارے میں فقہی اختلاف

صکوک کے بارے میں مختلف فقہاء کے درمیان اختلاف رہا ہے۔ خاص طور پر اس اختلاف کا منبع کسی خاص صک کے بارے میں ربا کا ہونا یا نہ ہونا رہا ہے، قدماء ربا کے بارے میں اصلاح پسندوں کی اصلاحات سے مطمئن نہیں ہوتے، ان کے خیال میں اتنا کافی نہیں ہے کہ ایک صک میں موثر طور پر یہ شق شامل کر دی جائے کہ اس صک سے پیدا ہونے والے زر کا تعلق کسی اثاثہ سے ہو، اس کو بنیادی تکتہ تسلیم کیا جاسکتا ہے، تاہم یہ حقیقت بھی واشگاف ہونا چاہئے کہ صکوک کے ذریعہ سرمایہ کار اپنی سرمایہ کاری پر وہ رقوم حاصل کرتے ہیں جو کہ غیر اسلامی سرمایہ کاری میں ربا کے مماثل ہوتی ہیں۔ عام طور پر سرمایہ کاری کا اس خاص کام کے خطرہ سے کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔ لیکن صکوک جاری کرنے والے بینک صکوک کی رقوم کو سرمایہ کاری اثاثہ جات میں بھی لے آتے ہیں۔ گو کہ یہ ضروری نہیں، اس قسم کی سرمایہ کاری سے پیدا ہونے والی آمدنی، اثاثہ جات کے کرایہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اور پھر اس کو کرایہ کی پوری مدت پر پھیلا دیا جاتا ہے، اثاثہ جات کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ اس سرمایہ کاری کے ذریعہ آمدنی کے ایک منجمد سلسلہ کا ظہور ہو سکتا ہے، سرٹی فکٹ (صکوک) کے پشت پر اثاثہ جات کا وجود ہوتا ہے لیکن اس سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والی آمدنی کئی عوامل پر منحصر ہوتی ہے مثلاً سرٹی فکٹ کی قدر و قیمت، اثاثہ جات کی قدر و قیمت، مختلف سرمایہ کاروں کے تحفظ کا خطرہ وغیرہ۔

نومبر 2007 میں جاری کئے جانے والے ایک مضمون ”صلوک اور ان کا معاصرانہ استعمال“ میں اسلامی مالیاتی اداروں کے ادارہ برائے آڈٹ و اکاؤنٹنگ (AAOFI) کی صلوک کونسل کے صدر شیخ محمد تقی عثمانی نے صلوک کے بارے میں کچھ فقہی سوالات اٹھائے ہیں، ان کے خیال میں روایتی بونڈز سے مختلف ہونے کے لیے لازم ہے کہ:

- ☆ صلوک کسی کاروباری یا صنعتی پروجیکٹ کے منجراٹھانہ کی نمائندگی کرتے ہوں۔
- ☆ حاملین صلوک کو ادا کی جانے والی رقم جاری کنندگان کے ہونے والے منافع کا حصہ ہو۔

☆ صلوک کی بلوغت (Maturity) کے بعد حاملین صلوک کو ادا کی جانے والی رقم ان اثاثہ جات کی موجودہ بازاری قیمت پر مختصر ہونہ کہ اصل کاری کی جانے والی رقم پر۔

اپنے اس مضمون میں شیخ محمد تقی عثمانی نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ صلوک کے وضع کیے جانے والے پیچیدہ طور طریق سے ان میں وہ ہی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو سودی بونڈز میں ہوتی ہیں، جو کہ صارفین (یا حاملین صلوک) کو ان کے سرمایہ کاری پر دی جانے والی رقم کے مماثل ہوتی ہیں اور جن میں سود کا حساب لگایا جاتا ہے، شیخ عثمانی نے اپنے اس مضمون میں آگاہ کیا کہ جاری کیے جانے والے صلوک میں 85% صلوک متعین آمدنی (Fixed Income) اور ضمانت شدہ آمدنی (Guarented Income) کے نقطہ نظر سے شریعت کے مطابق نہیں تھے۔

شیخ تقی عثمانی کے اعتراضات کے نتیجے میں صلوک کا بازار 2007 میں 50 ملین ڈالر سے گھٹ کر 2008 میں صرف 14 ملین ڈالر تک رہ گیا۔ گوکہ یہ امر باعث تحقیق ہے

کہ اس کا کتنا تعلق شیخ عثمانی کے اعتراضات سے تھا۔ اور کتنا حصہ عام مالیاتی بحران کے باعث تھا۔

2011 میں ایک اسٹڈی کی گئی جس میں اس بات کا پتہ پایا گیا کہ صلوک سے ہونے والی آمدنی، بونڈز سے ہونے والی آمدنی سے کئی مختلف ہے۔ اس بلوغت کے بعد صلوک سے ہونے والی آمدنی کا موازنہ بونڈز سے ہونے والی آمدنی سے کیا گیا۔ اس طرح نتیجہ یہ تھا۔ کہ صلوک اور بونڈز دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ تاہم اس مطالعہ پر کتنا اعتبار کیا جائے اس بارے میں مختلف رائیں ہو سکتی ہیں۔

☆☆☆